سوال

میرے سالے کی بیوی اپنی ساس کے ساتھ برے اخلاق اور بے ادبی سے پیش آتی اوراس کی ہمیشہ بے عزتی کرتی ہے ، ساس میری بیوی کو ٹیلی فون کرکے بہو سے تنگ آکر روتی ہے میری ساس کی ایک ہی بیٹی اورایک بیٹا ہے ، کئی بار شوہر کی شکایت کے بعد انہوں نے بہو کے گھر والوں سے بات کرکے ان کی بیٹی معاملات کی شکایت بھی کی لیکن کوئی فائدہ نہیں ۔ اورنہ ہی معاملہ سدھرتا نظر آتا ہے اس لیے انہوں نے طلاق کا سوچا اوراسے طلاق دے دی توکیا ایسا کرنا صحیح تھا ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

الحمد للہ

اصل میں طلاق مکروہ ہے جس کی دلیل اللہ تعالی کا فرمان ہے :

جولوگ اپنی بیویوں سے ایلاء کرتے ہیں وہ چار مہینے انتظار کریں اگر تووہ باز آجائیں اورواپس آجائیں تواللہ تعالی بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے ، اوراگر وہ طلاق دینے کا عزم کرلیں تواللہ تعالی سننے اورجاننے والا ہے ۔

اللہ تعالی نے لوٹنے کے بارہ میں فرمایا کہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے ، اورطلاق میں فرمایا : سننے والا اورجاننے والا ہے تواس میں کچھ تھدید اورڈراویا ہے جواس پر دلالت کرتا ہے کہ اللہ تعالی کے ہاں طلاق مکروہ اورناپسندیدہ ہے ۔

لیکن بعض اوقات حالات ایسے پیدا ہوجاتے ہیں کہ طلاق کے بغیر کوئی چارہ ہی نہیں ہوتا ، بلکہ بعض اوقات تومعاملہ طلاق کے وجوب تک جا پہنچتا ہے ، توجوحالات سائل نے ذکر کیے ہیں اس میں ہوسکتا ہے کہ مناسب حل طلاق ہی ہو ۔

اس لیے کہ خاوند کے بیوی پر حقوق میں شامل ہے کہ وہ اس کے خاندان والوں کی عزت وتوقیر اوراحترام کرے ، اورپھر خاص کر ساس جو کہ خاوند کی والدہ بھی ہے کیونکہ آدمی پر والدہ کا حق بیوی کے حق سے مقدم ہے ، تواس لیے بیوی کوخاوند کی والدہ کے بارہ میں ادب واحترام اور صلہ رحمی میں خاوند کا معاون ومددگار ہونا چاہیے ۔

علماء رحمہم اللہ تعالی نے ذکر کیا ہے کہ طلاق ضرورت کے وقت مباح ہے (جب اس کی ضرورت پیش آئے بیوی کے برے اخلاق اوراس کی بری معاشرت اوررہن سہن اوربغیر کسی غرض کے ضرر اورنقصان دینے کی حالت میں) دیکھیں المغنی ابن قدامہ (324/10) ۔

واللہ اعلم .

الاسلام سوال وجواب

34571